اخبار نور افشاں لودیانہ

یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہی۔ قیمت اسکی پیشگی ہر خاص وعام سے بلا محصول ۳ روپیہ اور معہ محصول ۳ روپیہ ۴ آنہ سالانہ مقرر ہی کارسپانڈنٹوں کو اخبار مفت دیا جاتا ہی۔ بشرطیکہ مضمون ہفتہ وار بھیجیں

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکر ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

بلا درخواست کسی صاحب کی خدمت میں یہہ اخبار روانہ نہیں ہوتا جن خریداروں کو یہہ اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیں اخبار واپس نہ فرماویں مضامین مفید عام مفت شائع ہوتے ہیں اشتہارات فی سطر ۲ آنہ

نمبر ۴۶ | مطبوعہ ۱۷ - نومبر ۱۸۸۷ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۵

نور افشاں

مطبوعہ ۱۷ - نومبر ۱۸۸۷ء بروز پنجشنبہ

خوشی کی خبر ہی کہ پادری وائٹ برخت صاحب سابق پرنسپل کرسچن بوئیز بورڈنگ سکول بٹالہ خیر وعافیت سے ۱۲ - تاریخ کو انگلنڈ سے واپس تشریف لے آئے۔ اور بٹالہ میں پہنچ گئے۔ جہاں بورڈنگ سکول کے طلبا نے نہایت جوش وفرط محبت سے اُنکا خیر مقدم کیا۔ چونکہ آپ مینوسپل کمیٹی بٹالہ کے پریزیڈنٹ تھے۔ اسلئے مینوسپل کمیٹی کی طرف سے بھی اُنکا خیر مقدم عمدہ طور پر کیا گیا۔

سب سے پہلے ہماری ملاقات لودیانہ ریلوے اسٹیشن پر صاحب ممدوح سے ہوئی۔ اُنکے ساتھ ایک اور نئے مشنری انگلنڈ سے تشریف لائے ہیں جو پادری لوئس صاحب کی جگہ ڈیرہ غازیخاں میں تشریف رکھینگے۔ اور پادری وائٹ برخت صاحب بٹالہ میں مشنری کے کام پر تعینات ہونگے۔ اور دیہات میں منادی کرینگے۔ آپکے بال بچے ایک سال کے لئے اُدہر ولائت میں ٹھہر گئے۔ اُنکی زبانی معلوم ہوا کہ منشی عزیز الدین صاحب چند ماہ کے بعد اس ملک میں واپس آوینگے۔

صاحب موصوف نہائت خوش اخلاق اور خداوند کے لئے بڑے غیر تمند ہیں +

ہنود اور آریہ اخبارات میں ابھی تک زبان کٹنے کے معجزے کا تذکرہ پایا جاتا ہی۔ اگرچہ ہم بھی کئی ایک دفعہ لکھہ چکے ہیں کہ یہہ صرف دھوکہ بازی تھی۔ لیکن زود اعتقاد اور فضول آدمی اُسکو معجزہ گنے جاتے ہیں۔ لہذا ہم اپنے وعدہ کے مطابق جھوٹے معجزات پر ذیل کی چند سطریں تحریر کرتے ہیں +

معجزہ کی تعریف یہہ ہی۔ کہ ظاہری دنیا میں کوئی ایسی واردات جو خدا کی راست مرضی یا خاص تاثیرات سے وقوع میں آوے۔ جو کام دنیا میں اسکے متعلق ہوگا اُسکو معجزہ کہینگے۔ لیکن ہم نہیں دیکھتے کہ اس زبان کاٹنے میں خدا کی راست مرضی کا کسطرح سے ظہور ہو سکتا ہی۔ ہم بالکل نہیں کہہ سکتے کہ اس ماجرے میں کونسے اعلے یا فوق العادت کا ظہور ہوا جس سے خدا کی راست مرضی کا صادر ہونا وقوع میں آیا ہو۔ خدا کے کلام سے ظاہر ہی کہ شیطان اور جادوگروں سے بھی ایسے عجوبات ظہور میں آئے۔ لیکن بقول گرہارڈ صاحب ہم اُنکو جھوٹے عجوبات کہتے ہیں اُنکی خاصیت کے سبب نہیں بلکہ اُنکے بد انجاموں کے باعث سے۔ چنانچہ یہی زبان کٹنے کا انجام ظاہر کرتا ہی کہ یہہ دھوکہ بازی ہی۔ موسی کے وقت میں جادوگروں نے بھی کرامات کیں۔ سانپ کے مقابل میں سانپ بنادئے پانی کو لہو کردیا۔ لیکن اتنا نہ کر سکے کہ موسی کے سانپ پر غالب آتے۔ یا لہو شدہ پانی کو صاف کردیتے۔ برعکس اسکے اپنی آفتوں کو اور بڑھا لیا۔ ویسے ہی اس امرتسری زبان دراز دیوی کے سیوک نے بجائے اسکے کہ گونگے کی زبان کو درست کر دیتا۔ اپنی ہی زبان میں لکنت پیدا کرلی۔ کوئی کام جسکا انجام بد ہی کسیطورت سے معجزہ نہیں ہو سکتا۔ **انٹی کرائسٹ** کے عجوبات کو اسلئے جھوٹے عجوبات کہا گیا کہ اُنکا انجام بد تھا۔ پس معجزہ کی پہنچان کیلئے صرف اتنا کافی ہی۔ کہ فاعل کی خاصیت اور فوق العادت کے مقصد کو مد نظر رکھیں۔ پھر ہم صاف معلوم کرینگے کہ فلانی بات معجزہ ہی یا دھوکہ بازی ہی +

پادری دینا ناتھہ صاحب نے جو آنریکل نو مریدوں

کی نسبت نورافشاں میں شائع کر دیا تھا۔ اُسمیں اُنھوں نے ہندوؤں اور مہتروں کی ذاتوں اور گوتوں کو ملاکر خیال کیا تھا کہ یہہ لوگ کسی زمانہ میں ایک ہی قوم سے ہونگے۔ اسپر ہمنے وعدہ کیا تھا کہ ہم اس معاملہ کی نسبت کسی وقت کچھ تحریر کرینگے۔ جس سے معلوم ہوگا کہ حقیقت میں یہہ لوگ ایک زمانہ میں ایک ہی قوم اور نسل سے تھے چنانچہ ذیل کے بیان سے جو ہمنے ایک مہتر فقیر کی زبانی سنا۔ اور جسکو ہم لفظ بلفظ درج کرتے ہیں معلوم ہوگا۔

پانڈو۔ کورو اور بالمیک تین بھائی تھے۔ کسی خانگی نزاع کے باعث پانڈو اور کورو نے بالمیک کو خاندان سے الگ کر دیا۔ اُسکے الگ کرنے پر اُنکے خاندان میں بہت جھگڑے و رفساد برپا ہوئے۔ کچھ لوگ تو ان دونوں بھائیوں کے مددگار ہوئے اور کچھ بالمیک کے۔ بالمیک فقیرانہ حالت میں رہتا تھا۔ اور اُسکے دونوں بھائی دنیادار اور دنیوی معاملات کے باعث اکثر لڑتے جھگڑتے رہتے تھے جیسا اکثر شراکت میں ہوتا ہے لیکن بالمیک کو ان باتوں سے کچھ غرض نہ تھی جسطرح سے ان دونوں بھائیوں کی قوم بڑھتی گئی۔ اسیطرح اُسکے مرید بھی بڑھتے گئے۔ لیکن وہ سب اُنکی قوم کے جزو تھے +

اُس مہتر کا بیان ہے کہ جن دنوں کورو اور پانڈو کی لڑائی شروع ہوئی اور دونوں بھائیوں کی فوجیں میدان جنگ میں بالمقابل جمع ہوئیں تو بالمیک (بالے شاہ) دونوں فوجوں کے درمیان ایک لاٹھی ٹیک کر آکھڑا ہوا۔ جنگ کے دیوتے نے اس ایک عجیب صورت اور فقیرانہ شکل کو دیکھکر تعجب کیا اور اُس سے آکر پوچھا کہ تو کون ہے۔ اور یہاں کیوں کھڑا ہے۔ اُسنے کہا کہ میں بالمیک ہوں۔ اور یہاں اسلئے کھڑا ہوں۔ کہ جسکی شکست ہو اُسکی مدد کروں۔ دیوتے نے کہا کہ تو یہاں سے ہٹ جا لیکن اُسنے انکار کیا۔ دیوتے نے ناراض ہو کے کہ یہہ بھلا مانس یہاں سے ہٹے اور لڑائی شروع ہو۔ مگر وہ۔ (ع)

نہ بلدنہ ٹلدنہ جنبد زجا

آخر مجبور ہو کر دیوتا پاتال میں دیمک کے پاس گیا۔ اور اُس سے کہا کہ تو بالمیک کو میدان جنگ سے ہٹانے میں میری مدد کر۔ اُسکی لاٹھی کو نیچے سے کھالے اور اِس بلاکو دور کر۔ دیمک نے عرض کی کہ پاتال کو چھوڑکر میں نہیں جا سکتی۔ کیونکہ پانی کے بغیر میرا گذارہ نہیں ہوسکتا۔ دیوتا نے اُسکو برکت دیکر کہا کہ تو میرا حکم مان پانی تیرے مُنہہ سے کبھی خشک نہوگا۔ تب دیمک اوپر آئی۔ اور بالمیک کی اُس لکڑی کو جسکے سہارے وہ کھڑا تھا۔ کھالیا۔ جسکے ٹوٹنے سے بالمیک گر کر شہید ہوا۔ (اور آخر تو اریخ دان جانتے ہیں کہ کورو اور پانڈو کی لڑائی کا کیا نتیجہ ہوا) بالمیک کے مرنے پر اُسکے چیلے تتر بتر اور آوارہ ہوگئے۔ اور غیر کوں نے غلبہ پاکر کمینہ اور ناکارہ کاموں کے لئے اُنکو اپنا غلام بنالیا جسکا نتیجہ آجکل ظاہر ہے۔ یہہ وہی جنگی اور مہتر ہیں جو بالے شاہ کی اُمت اور ہندوؤں کے بھائی بند اور اُنکی نسل میں ہیں٭

دلیپ سنگھ کے مفسدانہ اشتہار کا مضمون جو کہ ہندوستان میں مشتہر کیاگیا ہے صاحب اخبار عام نے ذیل کی عبارت میں ظاہر کیا ہے جسے دیکھکر بے اختیار ہنسی نکل پڑتی ہے کیونکہ سچ مچ پاگلانہ خیالات ہیں۔ اور ہندوستانیوں کے روبرو گورنمنٹ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ وھو ھذا

"دلیپ سنگھ کے تازہ وارداشتہار سے واضح ہوتا ہے۔ کہ سچ مچ ہندوستان کے مایوس معتوب بدر از ملک لوگوں نے یورپ میں اپنی جماعت قایم کی ہے۔ ان کا مقصد یہہ ہے۔ کہ ہندوستان کو انگریزی حکومت کی ذلت سے نجات دینا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم تیار ہیں۔ سینکڑوں عالیشان یورپین ہماری رہنمائی اور امداد کو تیار ہیں۔ روس کی طاقت سے ہر ایک وعدہ امداد اور کوشش کا ملگیا ہے۔ دوسری طاقتیں بھی طرفداری کی طرف مائل ہو رہی ہیں اور ہوشیں ہیں ہمارے قاصد بطور پیش خیمہ کے ہندوستان میں وارد ہو چکے وہ انجمنوں سوسائٹیوں اور جماعتوں کے ذریعہ سے کام کرینگے۔ وہ تمام ہمدردوں کو کھوج کھوج کر تلاش کرینگے اُنکو سامان دینگے کہ تیار رہیں۔ اُنکو روپے کی طرف سے کافی اطمینان ہے۔ بلکہ ہر قسم کی امداد تمام محتاج خیرخواہوں کو دیجاویگی اُنکو چھپے چھپے فوجی سامان بہم پہنچایا جائیگا کہ وقت مقررہ پر قلع وقمع جگہ جگہ ہو جائے۔ اُنکو ہر ایک اُمید کامیابی کی ہے وہ اسکا بڑے زور سے اہل ہند کو یقین دلاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ دیکھو انگریزوں نے کیسا تم لوگوں کو برباد کیا ہے کسطرح روز بروز غضب کرتے جاتے ہیں۔ انصاف اور رحم مفقود الخبر ہے۔ خود غرضی اور خود سری سرتاپا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ وہ اہل ہند کو بھائیوں۔ پیاروں۔ ہموطنوں وغیرہ سے خطاب کرتے ہیں۔ کہتے ہیں موقع نازک سر پر ہے خبردار ہو۔ اور سچائی اور بہادری کے جوہر دکھاؤ"

بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہندوستان میں انسداد گاؤکشی پر بہت زور دیا جاتا ہے کیا اُنکے خیال میں ممکن ہے کہ سرکار انگریزی کے عہد میں گاؤکشی بند ہو جائیگی ہمیں تو اسبات سے کچھ دشمنی یا ضد نہیں۔ ہم تو خوش ہیں کہ گاؤکشی بند ہو جاوے جس سے ہمارے ہندو بھائیوں کے دل ٹھنڈے ہوں۔ مگر افسوس تو یہہ ہے کہ وہ گورنمنٹ سے بہت کچھ کروانا چاہتے ہیں۔ اور خود کچھ نہیں کرتے جو امر خود اُنکے اختیار میں ہے۔ اُسپر ذرا بھی توجہ نہیں۔ مثلاً بیواؤں کی شادی۔ یا شادی صغر سنی کا انسداد۔ چنانچہ مسٹر بورڈلن صاحب اپنی مردم شماری کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ بنگال میں مردوں میں دس فیصدی ایسے لڑکے ہیں کہ جنکی عمر دس سال سے ابر تک ہے جو بیاہے ہوئے ہیں اور عورتوں میں ۸۰ فیصدی ایسی لڑکیاں ہیں جو ایسی عمر میں بیاہی گئی ہیں یا بیوہ ہیں کہ جسمیں اگر وہ یورپ میں ہوتیں تو یا تو دائی کی گود میں ہوتیں یا بچوں کے انفنٹ سکول میں۔ جو اپنی مدد آپ کرتا ہے۔ خدا بھی اُسکی مدد کرتا ہے (ترجمہ سلف ہلپ)"

٭ یہہ لفظ ہمنے لکھا ہے۔ وہ مہتر اُسکے بجائے خلق اللہ وحق تعالٰی کہتا تھا۔ ایڈیٹر

مراسلات

بقیہ اسلام کیا ہی

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ء)

---

(۲) کلمہ پڑھنا اگر پڑھا تو کیا اگر نہ پڑھا تو کیا کلمہ پڑھنیوالے کو فی نیکبخت ہو جاتے ہیں۔ وہ ہندو جو پیشتر مسلمان ہونیکے ایک سنسنے سے جانور کو ناداانستہ مار دینے سے اپنے آپکو بڑا گنہگار اور پاپی تصور کرتا تھا۔ وہ اسلام اختیار کرتے ہی اشرف المخلوقات کی نسل کو کاٹنا ثواب جانتا ہے۔ اور کافروں کو مارنے سے وہ مجرد آدمی اپنے آپکو ستر حوروں کا مستحق اور وارث سمجھتا ہے۔

کیا حق پرست و زاہد و جنت پرست ہی
حور و نہ مر رہا ہی یہ شہوت پرست ہی

تو رہ تقیہ کو جائز جانتا ہی۔ اور ایسے ہی فضول اور واہیات کو اپنے فرائض سمجھتا ہی۔ اگر یہی فوائد اور تبدیلی کلمہ پڑھنے سے انسان کے دل کو حاصل ہوتی ہی تو کلمہ پڑھنے سے فائدہ!!

داس ہو گ سے نڈیا ہی اچھا ہی کیونکہ آگے تو خیال تھا کہ پرمیشور ہماری دینداری پرہیزگاری اور جفاکشی کے سبب ہمارا سوگ و اساکریگا۔ پر اب تو اسفل السافلین سے ورے ٹھکانا ہی نہیں۔ پھر ہم نہیں جانتے کہ یہ مسلمان کلمہ (جسپر انکا اتنا مدار ہی) نکالتے کہاں سے ہیں ہم نے قرآن کو الحمد سے والناس تک کیئی بار اُلٹ پھیر کر دیکھا۔ مگر قرآن میں نہ تو اسکا وجود ہی معدوم پایا بلکہ ثبوت بھی۔ اور اکثر محمدیوں سے دریافت کیا کہ کلمہ کہاں لکھا ہی تو فوراً جواب دیا کہ قرآن میں موجود ہی پھر جب تفتیش کی نہ ملا پھر لا چار (باقی آیندہ)

حاشیہ (انعیوا) کیوں ایسا نہ کرے کیونکہ یہ ایک حقیقت یا قاعدہ ہی کہ انسان جس شے کی پرستش کرتا ہی۔ بالضرور وہ اپنے اخلاقی چال چلن میں اُسکے موافق ہو گا۔ کیونکہ یہ امر بدیہی ہی کہ پرستار اپنے معبود کو افضل اور اعلیٰ اور اُسکے چال چلن کو کامل بلکہ اکمل سمجھتا ہی پس جن اطوار کو وہ اپنے میں اُسکے طور سے ناموافقت پاتا ہی۔ انکو حتی الامکان ترک کرتا ہی۔ اور اُنسے پرہیز کرتا ہی۔ اور جنکو موافق دیکھتا ہو انہیں کوشش سے عمل میں لاتا ہی کیونکہ پرستار کی دلی تمنا و آرزو یہہ ہوتی ہی۔ کہ اپنے معبود کی خوشی حاصل کرے۔ اور عقل متقاضی ہی کہ اسکی خوشنودی بغیر اُسکی رضی کی پیروی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بدیں لحاظ وہ ہمیشہ اپنے مقدور بھر اُسکے نمونہ پر قدم رکھتا ہی۔ اور اُسکے موافق ہونا چاہتا ہی +

یہہ حقیقت تواریخ سے بخوبی پایہ اثبات کو پہنچتی ہی ہر زمانہ میں تمام قوموں اور فرقوں کی چال چلن انکے دیوتاؤں کی روش پر نظر آتی رہی ہی چنانچہ مشتے نمونہ خروارے بعض کا ذکر یہاں کیا جاتا ہی۔ جنیول قوم اور شمالی فرقوں کی ایک مثال قابل غور و توجہ ہی جنہوں نے رومی سلطنت کو تہ و بالا کیا۔ انکے دیوتے اوڈن۔ اور کھور وغیرہ تھے۔ جو باوجود جبار خونخوار اور خباثت درجہ کے ظالم ہونیکے الہی صفتوں سے موسوم ہو کر پرستش کئے جاتے تھے۔ پس انکے پرستار بھی انکی پیروی سے نہایت بیرحم اور سنگدل ہو گئے۔ اور ہر وقت جنگ و جدل و خونریزی میں مصروف رہتے تھے۔ اور چونکہ وہ ایک دیوتے کی نسبت یہہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اُسنے لاتعداد خونریزی کے بعد اپنے آپ کو قتل کیا تھا۔ لہذا وے اپنی موت سے مرنا معیوب سمجھتے تھے۔ اور جو کوئی انہیں سے لڑائی میں سے زندہ بچکر آتا تھا وہ اپنے تئیں آپ مار ڈالتا تھا۔ مبادا کہ موت سے مرنیکے باعث وہ والہالا (یعنے دیوتاؤں کی عدالتی مجلس) میں نوازش سے محروم رہجاوے اور یہی یونانیوں اور رومیوں کی تواریخ سے ظاہر ہی۔ کہ اُنکے قدیم دیوتا اگرچہ بعض نیک صفات سے موصوف تھے۔ مگر بالعموم تلون مزاجی اور شجاعت اور نفسانیت رکھتے تھے۔ پس اِن قوموں کی چال چلن بھی اُنکے دیوتاؤں کی سی ہو گئی حتی کہ رفتہ رفتہ انکی بت پرستی نے انکو نہایت ذلت کو پہنچایا۔ اور اپنے ہم جنسوں کی طرف سے بیدرد اور سنگدل اور ظالم بنا دیا۔ اس امر کی شہادت رومیوں اور یونانیوں کے بڑے بڑے علماء و حکماء دیتے ہیں۔ چنانچہ حکیم افلاطون ری پبلک کی دوسری کتاب میں انکے اوصاف کی مضر تاثیر بیان کر کے کہتا ہی۔ کہ اُنکے قصوں کو مجمع عام میں بیان نہیں کرنا چاہئے۔ مبادا کہ اُنکے سننے سے جوان آدمی اُنکے نمونوں پر قدم رکھکر بُرے کاموں کے مرتکب ہوویں۔

رفتہ رفتہ رومی اور یونانی اپنے دیوتاؤں کے اطوار کی پیروی کر نے سے ایسے بگڑ گئے کہ نفسانیت اور بدی میں حد کے درجہ تک پہنچ گئے چنانچہ اُس زمانہ کا ایک مورخ **تیبر نیس** کہتا ہی کہ وے اکثر مندروں میں جاتے اور ذبیحہ چڑھا کر دیوتاؤں سے یہہ دعا مانگتے ہیں کہ راتو ہمیں ہماری نفسانی خواہشیں پوری ہوں اور غیر کے قتل کرنے میں دیوتے ہمارے معاون ہوں اور چوری و لوٹ وغیرہ میں ہم کو کامیابی حاصل ہوتی رہے +

ایک اور مورخ **سینکا** اُس زمانہ کی مکروہات کو ثابت کر کے اسطرح لکھتا ہی کہ دیکھو انسان کی دیوانگی کس قدر ترقی پا گئی ہی۔ وے نہایت مکروہ دعائیں مانگتے ہیں اور اگر کوئی آدمی انکی دعائیں سننے لگے۔ تو وے فوراً خاموش ہو جاتے ہیں جو باتیں آدمی کے سننے کے لائق نہیں۔ وے انہیں دیوتاؤں کے آگے بیان کرتے نہیں شرماتے۔ اور اگر کوئی انکی حالت کو غور سے دیکھے تو ان میں پاکیزگی کے عوض میں ناپاکی اور عزت کے بدلے رسوائی۔ اور عقل کی جگہہ دیوانگی و وحشت پائی جاتی ہی غرضکہ یہہ یونانیوں اور رومیوں کا حال تھا جو اُس زمانہ بڑی نامور اور عقلمند اقوام سمجھی جاتی تھیں۔ جن کی شہادتیں بڑے بڑے علماء دیتے ہیں۔ ایسا حال اُن کا کیوں ہوا؟ دیوتاؤں کی بیہودہ پرستش کے سبب سے + باقی آئندہ

نور افشاں کی حالت

اکیلا نور ہے ہندوستان میں نور افشان
مسیحی طور ہے ہندوستان میں نور افشان
منادی حق کی ہے کرتا بہ بار ظلمت میں
دکھائے نور ہے ہندوستان میں نور افشان

اے مسیحی بھائیو۔

خدا کا شکر ہے کہ آج کل ہندوستان میں جا بجا مسیحی کلیسیائیں قایم ہیں اور مسیحیوں کی تعداد کی ترقی نظر آتی ہے ابھی ایسے لوگ موجود ہیں جو آنکھوں دیکھے بتاتے ہیں کہ ہندوستانی عیسائی ملک میں نظر ہی نہیں آتے تھے جنکے تلاش کرنے کے واسطے ہاتھ میں گویا چراغ لیکر جانا ہوتا تھا۔ مگر کیسے شکر کا مقام ہے اور دل سے خداوند کی حمد نکالنے کا اور زبور بلکو یاد کرنیکا کیسا موقعہ ہے کہ آج صدہا ہزار بلکہ لاکھہا مسیحی لوگ ہندوستان کے فرزندوں میں نظر آتے ہیں ۔

مردم شماری ۱۸۸۱ء میں کل ملک ہندوستان میں اٹھارہ لاکھہ باسٹھہ ہزار چھہ سو چونتیس مسیحی لوگ تھے اور ہمارے چھوٹے سے صوبہ پنجاب میں ہی پچیس ہزار ایکسو ننانوے مرد اور آٹھہ ہزار پانسو عورتیں خداوند یسوع کی پناہ ۱۸۹۱ء میں تھیں انہو خدا کے فضل سے ہزار در ہزار زیادہ ہو گئے ہیں اور دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہے +

اتنی بڑی اور کثیر تعداد لوگوں کی جماعت کی طرف سے ہندوستان کی زبان میں صرف ایک چھوٹا سا پرچہ نکلتا ہے اور بھی تو ہیں پرانا انگریزی یا الیسی زبان میں جس کو ایک طور پر پادریوں کی زبان ہی کہنا بجا ہے۔ ایسے اخباروں کی نہ تو اہل دل و اہل علم قدر کرتے ہیں اور نہ ان سے کسی قسم کا چندان فایدہ ملک کو ہو سکتا ہے۔ اردو زبان ہندوستان کا فرنکو لنگوا ہے اور اس زبان میں صرف ایک ٹوٹا پھوٹا پرچہ کسی زمانہ میں پادری وہری صاحب ایم اے ڈی ڈی کی کوشش اور جانفشانی سے نو دہانہ مشن کی طرف سے شایع ہونے لگا یہہ اخبار کئی برسوں سے کمال جانفشانی اور زندہ ہی کے ساتھہ اپنا فرض ادا کرتا رہا اور کرتا ہے۔ ہم واقف ہیں کہ اس میں کمزوریاں بھی ہوئیں۔ اس سے لغزشیں بھی ہوئیں۔ اس سے خطا بھی ہوئیں بلکہ یوں بھی کہنا بجا ہے کہ ایک دو موقعوں پر اس سے بڑی غلطی فاش بھی سرزد ہوئی۔ لیکن اپنی تمام کمزوریوں اور تکلیفوں میں قایم رہکے خدا کا جلال ظاہر کرتا رہا

ادہر اہل اسلام کے اعتراضوں کی بھاڑ ادہر نئے نئے مذاہب اہل ہنود کے ملحدانہ اعتراضات۔ ادہر اسلامی دعووں دعووں ادہر ہندووں ہوں ہوں غرضیکہ سب کا معقول اور دلپسند جواب دیکے منہہ بند کرنا اور مسیحی دین کی نورانی شعاعوں کی جھلکیں تمام مسیحی اور غیر مسیحی اقوام میں ڈالتا رہا ہے۔ اعتراضوں کا جواب ہے تو کس نے دیا نور افشاں نے مسیحی دین کے مشکل اور اہم مطلبوں کا صاف بیان کیا تو کس نے۔ نور افشان نے مسلمانوں کو دندان شکن جواب دیئے تو کس نے اسی آپ کے دیرینہ خادم نے اور ان پر موش رہا اعتراض کئے تو کس نے اسی نور افشان نے ہندوؤں کے مذہب کی قلعی کھولی تو کس نے اسی نور افشان نے اور نہ صرف یہہ بلکہ مارل۔ سوشیل۔ پولٹیکل۔ اسٹلکویل لسٹریری معاملات میں بھی یہہ آپکا مسیحی خادم کل اخباروں کا نہیں تو بہتوں کا سرگروہ رہا ہے وہی ڈھکوسلے اور رسوم پرستی خیالات میں جو اجرام فلکی و عجائبات سماوی کے دبدبے اس ملک کے لوگوں میں پیدا ہوئے کس نے خیالات فاسدہ اور توہمات باطلہ کو سائنس کے رو سے بار بار غلط ظاہر کرکے دکھا دیا غرضکہ یہہ اکیلا اخبار اتنی مدت طرح طرح کے نقصانات اور تکلیفات میں گزر کے آپکی خدمت کرتا رہا۔ اکثر احباب نے وقتاً فوقتاً اس کی طرح طرح سے امداد بھی کی۔ پھر اب خاموشی کس وجہ سے ہے۔ کہاں ہیں وہ پنجابی راجہ بلی (رجب علی) جنکی تحریر کا ایک زمانہ مشتاق ہے کہ اس کے کالموں میں انکی بارونق اور برجستہ تحریر نظر نہیں آتی۔ کدہر ہیں بمبئی کے چراغ مولوی حسام الدین کہ نور افشاں کی سطروں میں ان کی دلربا تقریریں نہیں دکھائی دیتی۔ مرزا غلام مسیح مقیمی مین پوری۔ مولوی صفدر علی پادری مولوی عماد الدین صاحب لاہز ڈی ڈی۔ پادری منشی امام الدین شہباز۔ سردار شیر سنگھ صاحب باجوہ۔ پادری چٹرجی ہمارے فخر ملک مسٹر فریڈرک چٹرجی اور مسٹر رنبگ گولکناتھ اور صدہا لائق ہندوستانی اہل قلم کس خاموشی میں پڑ گئے۔ نور افشاں دستگیری کا خواہاں ہے آپ لوگ کیوں نہیں ہمت کرتے کہ تھوڑا تھوڑا ہی سہی اگر آپ کوشش کریں تو اخبار کی وہ امداد ہو سکتی ہے کہ پڑھنیوالے اور سننے والے کو اشد درجہ کا فائدہ ہوگا +

مگر صرف یہی ایک امداد مطلوب نہیں ہے +

کیا اب لوگ پچیس ہزار پنجابی عیسائیوں میں سے پانچ ہزار اور نو لاکھہ اٹھہ سٹھہ ہزار نو سو ہندوستانی مسیحیوں میں سے تو ہزار خریدار بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ مخالفوں کی طرف دیکھنا کہ کس شدمد سے اپنے اخباروں کی ترقی اور خریداری پر کمربستہ ہیں۔ ہمنے مانا کہ کلیسیا غریب ہے اور ہمنے یہہ بھی تسلیم کیا کہ ڈینامی نیشلزم بھی نور افشاں کی ترقی کی ایک حد تک مانع ہیں پر آپ جیسے وسیع خیال اور دریا دل اشخاص تو جانتے ہیں کہ نور افشان ڈینامی نیشلزم کا بالکل مخالف ہے اور اس کا اکیلا مدعا خداوند یسوع کا جلال اور ملک کی خیرخواہی ہے جسے جنے کی لکڑی ایک سب جنے کا بوجہ۔ اگر آپ اپنے احباب و اقارب میں اس کا چرچا کریں اور اس کی خریداری میں سرگرمی کریں تو کچھہ مشکل نہیں کہ آپ کی مدد سے جلدی ہزار ہا ہزار لوگ اس کی خریداری میں شامل ہو جائیں۔ ادہر آپ یہہ کام کریں ادہر اپنی رنگا رنگ تحریرات سے اخبار کے وسیلہ کل ملک کو مستفید کرائیں۔ اور بالخصوص اپنی خلوتی دعاؤں میں اسے یاد کریں کہ اس سے مسیح خدا کا جلال ظاہر ہو فہو المراد

گورداسپور
۲۰۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء

دلی نیاز مند اور مسیح میں آپکا خادم
بندہ ایم حنیف

ہندو مذہب

بقیہ نمبر ۵

عجائباتِ وید

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں مطبوعہ ۳ نومبر ۱۸۹۶ء نمبر ۴۴)

اب ہم دیانندی صاحبان سے استمزاج کرتے ہیں کہ اس راج رشی نامرد و کمزور کی زوجہ و دختر عمتی سے دیوتوں نے نیوگی بھوگ کر کے بیٹا دیا تھا یا کوئی ویدی قانون قدرت عمل میں لائے تھے بہر حال تجویز نو بیٹوں کے حصول کی خوب ہے اگر دیوتے نیوگی بھوگ کریں تو سنتان بھی بلی حاصل ہونگے

۱۲۔ رگ وید اشٹک اول ادھیاء ۸ سکت ۱۱۶ کی رچا ۱۶ میں ہے جبکہ رجراسوا کے باپ نے اپنے بیٹے کو دوران حالیکہ وہ ایک بھیڑیئے کو سو بھیڑیں ٹکڑے کئے ہوئے دے رہا تھا اندھا کر دیا تب تم نے اے وسٹر دیوتاؤ نگے وید واس کو آنکھیں دیں جس سے وہ دیکھ سکے کیونکہ اس کی آنکھیں رستہ ڈھونڈنے کے ناقابل ہو گئی تھیں

شارح فرماتے ہیں کہ رجراسوا ورشاگر کا بیٹا تھا اس کی نابینائی کا اوپر ذکر آچکا ہے مگر اس جگہہ اس کا حال مفصل لکھا ہے کہ وہ کی ایک اسونو نکا گدھا تھا جس نے رجراسوا کی فیاضی آزمانے کے لیے بھیڑیئے کی صورت اختیار کر لی تھی لیکن چونکہ رجراسوا نے رعیت سے بھیڑیں جبراً لیں اس کا باپ اس پر خفا ہوا اور اسکی آنکھیں نکلوا ڈالیں جو کہ اسونون نے پھر اس کو دیدیں

اے ناظرین غور فرمائے اس واقع کی اصلیت پر اور ہما وسیلنا چارج کی بکا و بدے تصدیق کیجئے اور دیکھئے کہ دیوتوں کے گدھے بھی خوب ہوتے تھے بھیڑیئے بن کر بھیڑ بکے گوشت کو کھاتے تھے۔ واہ رے گدھے تم تو آزمائش میں پورے ہی نکلے تھے لیکن راجہ کے انصاف پر بھی شاباش کہنی چاہیئے کہ ظلم کا بدلا خوب ہی دیا مگر اسون دیوتوں کی دیا پر بھی نظر کرو کہ جنہوں نے نکلی ہوئی آنکھیں رجراسوا کو دے ہی دیں جو ویدک فلاسفی اور قانون قدرت کے عین مطابق ہے دھن رے گدھے تیری آزمائش اور دیوتونکی کرپا۔ اور طرفہ تر یہہ ہے کہ گدہا کو گھاس چھوڑ کر گوشت کی ایسی لذت پڑی کہ نہ دو چار بلکہ سو بھیڑیں کھانے لگے ہاں صاحب تعجب اس میں کیا ہے دیوتونکے گدھے گوشت ہی کھایا کرتے ہیں کیونکہ تناسخ میں پڑنے سے اسکے وہ بچے عادی ہوآتے ہیں

۱۳۔ رگ وید اشٹک اول ادھیاء ۸ سکت ۱۱۶ کی رچا ۱۷ میں ہے سورج کی لڑکی تمہاری رتھ میں سوار ہوئی جیسے دوڑ نیوالا منزل مقصود کو جاتا ہے جبکہ تم اپنے گھوڑوں سے گھوڑ دوڑ میں جیتے تمام دیوتاؤں نے شوق سے دیکھا اور تمہاری شان و شوکت ہو گئی۔

شارح لکھتے ہیں کہ سورج اپنی بیٹی سریا کو سوم کے ساتھ بیاہ دینے کا آرزومند تھا لیکن سب دیوتے اس سے شادی کرنا چاہتے تھے سو وہ اس رائے پر متفق الرائے ہوئے کہ جو سب سے پہلے آفتاب تک جو کہ حد سفر کر لی تھی پہنچیگا وہی اس سے شادی کریگا سو اسون دیوتے کامیاب ہوئے اور سریا انکی کامیابی سے خوش ہو کر فوراً انکی رتھ میں سوار ہو گئی

اب اے ناظرین غور فرمائے کہ یہی عمدہ فلاسفی اور قانون قدرت کی گھوڑ دوڑ ویدی ہے اور سورج کی بیٹی اور اسکی شادی بھی کیسے شان و شوکت سے ہوئی۔ واہ کیا عمدہ دل ربا فسانہ ہے جس پر دیانندی صاحبان بھی فدا ہوئے جاتے ہیں

۱۴۔ رگ وید اشٹک اول ادھیاء ۸ سکت ۱۱۷ کی رچا ۷ میں ہے تم نے اے یک کرنیلے پروہتو وسوا کو کرشنا کی بیٹی سے جبکہ اس نے تمہاری استت کی وشنا پو اس کا گم شدہ بیٹا لا دیا تم نے اسونو گھوشا کو خاوند دیا جو کہ ضعیف ہوئی جاتی تھی اور اپنے باپ کے گھر میں رہتی تھی

شارح فرماتے ہیں کہ گھوشا کا کشیوت کی لڑکی تھی اور اس کو جزام تھا اس لئے وہ شادی کے قابل نہ تھی لیکن جب وہ بہت عمر رسیدہ ہو گئی تو اس نے اسونونکی مناجات کی جنہوں نے اس کا جزام کھو دیا اور اسکو خوبصورت اور از سر نو جوان کر دیا اور پھر اس کی شادی ہو گئی

۱۵۔ رگ وید اشٹک اول ادھیاء ۸ سکت ۱۲۱ کی رچا ۲ میں ہے وہ (اندر) حقیقت آسماں کو سہارا دئے ہوئے ہے وہ جو بارونق اور چوری شدہ گائے کا رہبر ہے خوراک کے کنارہ بہنے والا پانی برساتا ہے طاقت ور اندر اپنی دختر کے بعد نمودار ہوتا ہے اس نے گھوڑی کو خلاف معمول گائیکی بنا دیا

شارح فرماتے ہیں کہ اندر نے تفریح طبع کے لیے ایک گھوڑے سے بھیڑ اجنوا دیا تھا او دیانندی صاحبو تو آپ کو ویدک فلاسفی اور فوق العادت کے مقتضیات سے آگاہی ہو گئی ہے اب کہئے ہیں بہاو نا قانون قدرت کا دعوی کس بنا پر ہے اگر ویدوں پر ہی تو انہیں جو کچھ ہے وہ ظاہر ہو گیا ہے اور اگر ویدوں کو چھوڑ مجرد عقل پر ہے تو ویدونکی پیروی چھوڑ کے ویدک بھی اور ہم جانتے ہیں کہ اس امر میں کیوں آپ ویدونکو ترک کر کے عقل کا دامن پکڑتے ہیں سبب اس کا یہہ ہے کہ ویدوں میں جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے سراسر طفلانہ پن کی باتیں بھری ہیں ذرا فکر کرو گھوڑے سے بکریوں کے خراب کے نکالنا گدھے کا بھیڑیا بن کر بھیڑیں کھانا سورج کی بیٹی کا بیاہ گھوڑ دوڑ اور گھوڑے سے تفریح طبع کے لئے بھیڑ اجنوانا یہہ واقعات بازیچۂ طفلگی نہیں ہیں تو اور کیا ہیں ذرا سوچو تو سہی کچھ دیر تو تعصب کی عینک کو دور کر کے انصاف کو کام میں لاؤ خوب یاد رکھو کہ حق حق ہوگا و ناحق کا ستیاناس ہو جائیگا

باقی آئندہ۔ الراقم ٹی۔ ایچ۔ از پنڈ دادن خاں

عہ بقول دیانندی قانون قدرت کے خلاف کوئی امر نہیں پس نیوگ بھوگ دیوتاؤں سے ہی شروع ہوا ہے۔ واہ رے دیوتو تم اور تمہارے گرنتھ اور تمہارے چیلے۔ منہ

عہ ثبوت تناسخ کی تو عمدہ دلیل نکالی اب بھی منکرین تناسخ انکار کریں تو بیہودہ جانیں۔ منہ

عہ فسانہ آزاد آجکل عمدہ ناول تصور کیا جاتا ہے۔ مگر یہی سچ تو یہہ ہے کہ اس ناول نے لارڈ لٹن کے ناولونکو بھی مات کر دیا۔ منہ

خبریں

مدراس ٹائمز نے دلیپ سنگھ کے غل غپاڑے پر یہ مثل خوب لکھی ہے کہ جو گرجتے ہیں وہ کم برستے ہیں۔ جنھوں نے دلیپ سنگھ کی صورت تفتیش کے کالے دیو جیسی ظاہر کی ہے جو صورت تو ہیبتناک مگر حقیقت میں کچھ نہیں۔ **جمعدار** گلا بین کو جس کی غفلت سے ایک قیدی ولی نام لاہور جیل سے فرار ہو گیا تھا۔ اور جو ابھی تک گرفتار نہیں ہوا۔ ایک ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔ **ہمارے** سابق گورنر جنرل لارڈ لٹن صاحب سرکار انگریزی کیطرف سے دربار فرانس میں سفیر مقرر ہوئے۔ **حال** میں لنڈن کے ایک مقتدر ڈاکٹر نے وفات پائی ہے جنہوں نے اپنی جائداد میں سے ۱ لاکھ روپیہ یونیورسٹی لنڈن کو عطا کیا۔ **بعض** ممبران پارلیمنٹ بھی متفسدان آیرلنڈ سے سازش رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس جرم میں تین ممبر قید بھی ہو چکے ہیں۔ **۵**۔ نومبر کے رفیق ہند میں ایک مضمون میں گورنمنٹ کو واجد علیشاہ کے بیٹوں سے وعدہ ایفا کی نسبت توجہ دلائی گئی ہے۔ **متھرا** میں ۶۲ قمار باز ایک ہی دن میں گرفتار ہوئے۔ **گونڈل** کے مہاراجہ نے اپنی سالگرہ کے روز ۵۰ ہزار روپیہ بابت لگان جو رعایا کے ذمہ تھا معاف کر دیا۔ **گورنمنٹ** کے زیر تجویز ہے کہ اُن افسروں کو جنہوں نے افغانستان جری کیشن میں عمدہ خدمات کی ہیں جاگیریں دیجاویں۔ **مہاراجہ** ہلکر نے سفر سیہ جوبلی سفر لنڈن میں ۲۷ لاکھ روپیہ خرچ کیا۔ **دین شاہ** مانک جی پیٹ بمبئی کا ایک پارسی کونسل قانونی حضور وایسرائے میں منتخب کیا گیا تھا۔ مگر پارسی نے منظور نہیں کیا۔ **۲۰**۔ ماہ گذشتہ کو ایک بجے بہ منٹ رات کو بمبئی میں ایک دُم دار ستارہ دیکھا گیا جس کی تشنی میں گھڑی دیکھی گئی۔ اور خط پڑھا گیا۔ **ریاست** الور کو گورنمنٹ نے کچھ توپیں دینا منظور کیا۔ جنکے تخت جوبلی فتحگڈھ میں تیار کروائے جائیں گے۔ **ریاست** بہاولپور میں ایک مالدار عورت کو چوروں نے جان سے مار کر اُسکا تمام اسباب لوٹ لیا۔ قاتل مفرور ہیں۔ **سرائے** سالگرام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جہلم کو ایک شخص نے رشوت دینا چاہا تھا۔ اس جرم میں تین مہینہ کی قید کی سزا ملی۔ **دوبارہ** تحقیقات حادثہ ریلوے ابین راجپورہ وانبالہ کے لئے حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے احکام صادر فرمائے۔ **مسٹر** بیعل دت سابق ہیڈ ماسٹر مشن سکول ملتان کو بشپ صاحب لاہور نے خادم الدین کے عہدہ پر تقرر بخشا۔ **منشی** عزیز الحق صاحب یو۔ پی مشن سیالکوٹ کیطرف سے دینا نگر اور دادا نگعا کی کلیسیا کے پاسٹر مقرر ہوئے۔ **مہر** جان لیوبک نامی کسی صاحب نے کتے کو پڑھنا بھی سکھا دیا یعنے جو کچھ وہ کاغذ پر لکھ دیتے ہیں۔ وہ لے آتا ہے۔ دگیب معلوم ہوتی ہے۔ **ریاستوں** میں حیدرآباد کی تقلید ہونے لگی۔ چنانچہ مالیر کوٹلہ کے نواب عنایت علیخاں صاحب نے گورنمنٹ کو استحکام سرحد میں نقد سے مدد کرنے کی درخواست کی ہے۔ **ماہ** ستمبر امرتسر میں ۱۴۲۳۔ آدمی مرے۔ اور ۷۵۲ پیدا ہوئے۔ **بنگلور** میں ایک یورپین ۱۶ سالہ لڑکی نے باپ سے ناراض ہو کر خود کُشی کی۔ **گورنمنٹ** ممالک مغربی شمالی نے قرار دیا ہے کہ دس سال تک جسنے تحصیلداری کی ہے۔ وہ اکسٹرا اسسٹنٹی کے امتحان سے بری سمجھا جائیگا۔ **ناگپور** میں ایک شخص شراب کے نشہ میں کنوئے میں گر کر مر گیا۔ اچھا نشہ پیا اور پیو۔ **بقول** کارسپانڈنٹ اخبار راوی امرتسر میں آجکل کی ایسی پست حالت ہو گئی ہے کہ اب سنتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں۔ **انجمن** اسلامیہ لاہور کی حالت نازک ہے۔ مگر واقعات سے ظاہر ہے کہ چشتی صاحب بالکل راستی پر ہیں۔ نواب صاحب کی زبردستی ہے۔ جو لوگ چشتی صاحب کو قصوروار ٹھہراتے ہیں۔ وہ حقیقت میں انصاف کا خون کرتے ہیں۔ **شکایت** کیگئی ہے کہ بعض جگہ کے اسٹیشنوں پر عام لوگوں سے زیادہ کرایہ لیا جاتا ہے۔ **ڈیرہ** غازیخان میں ایک جوان آدمی ٹم ٹم کے نیچے آگیا۔ ہیدو دست نہیں **مشہور** ہے کہ ڈیرہ غازیخان سے پہاڑ کنگری تک ریل یا ٹرموے جاری ہوگی۔ **لنڈن** میں دلیپ سنگھ کی جائداد ۱۷ ہزار ایکڑ زمین ہے اُسکے شکارگاہ کی آمدنی ۹۰ روپیہ روزانہ فی بندوق ہے۔ چار شکاریوں نے ایکدن کے لئے ساٹھ روپیہ دئے۔ اور ایکہزار دو سو شکار کئے۔ **خبر** ہے کہ موسم سرما کے آخر تک تین ہزار فوج برہما کو بھیجی جائیگی۔ **ہند** کا کپڑا عدن اور افریقہ میں بکنے لگا۔ **خاندان** شاہ اودھ میں تقسیم کرنے کو ایک لاکھ ۲۰ ہزار منظور ہوا۔ **رجسٹرار** چیف کورٹ پنجاب کے کمرہ میں چور پڑے جو پایا اُٹھا لے گئے۔ **یورپ** میں ثابت کیگیا کہ علم موسیقی کی کان فی الواقع ہندوستان ہی ہے۔ **افواہ** ہے کہ ایوب خان کا خاتمہ کہیں ریگستان میں ہو گیا۔ **دوسری** خبر ہے کہ اُسنے ایک سرکلر اقوام افغانستان کے نام جاری کیا ہے کہ میری مدد کرو۔ اور امیر عبدالرحمان کو نکالدو۔ **مہاراجہ** دلیپ سنگھ کی زبانی ذیل کے اشعار مشتہر ہوئے۔

سخت غم ہے فرقت احباب کا — منہ دکھا دے یا خدا پنجاب کا
ہند میں جنگر کا ندر جاؤں میں — حوصلہ نکلے دل بیتاب کا
کاش دیکھوں خواب میں پنجاب کو — کم ہو رونا دیدۂ بیخواب کا
کس کے چھین جانیکا میں شکوہ کروں — سلطنت بخشی کا یا اسباب کا
الغرض اے دل تو ہو چارہ گر — ملک دلوا دے مجھے پنجاب کا

مہر نیمروز بجنور لکھتا ہے کہ ایڈیٹر آریہ گزٹ سے ہماری ملاقات ہوئی۔ آدمی خوش گپ ہیں۔ **دفتر** صاحب کمشنر دہلی میں غبن عظیم ہوا۔ سر دفتر و ناظر ماخوذ ہیں۔ **الہ آباد** کا دنتلاٹ صاحب تمام و کمال جلگیا۔ نقصان عظیم ہوا۔ **بنارس** کا پولیس کانسٹبل حیدر علی بجرم قتل پھانسی دیا گیا۔ **ممبران** پارلیمنٹ حمائت آئرلینڈ میں قید ہونا فخر سمجھتے ہیں۔ **میڈم بلیوٹسکی** کے نام اور اُسکے حالات سے اکثر صاحبوں کو واقفیت ہے۔ یہ اکثر حرکات مافوق العادت دکھانے کا دعوے فرماتی ہیں۔ مگر اس سے پہلے اُسکے

کئی حالات کی قلعی کھل چکی ہے۔ اب ایک تازہ امر دریافت ہوا جسکا چرچا اخبارات لنڈن میں دیکھا جاتا ہے۔ وہ یہہ کہ مقام ہیرنن میں میڈیم صاحبہ نے ایک کمرہ میں اپنے آپکو مہاہیں اُڑا کر دکھایا۔ لیکن حاضرین نے فی الفور اُس تار کو دریافت کر لیا۔ جسکے ذریعہ وہ اوپر اوپر پھیرتی تھیں اُسپر اُنہوں نے میڈیم صاحبہ کو سخت نادم کیا۔ اور بڑا جھگڑا پیدا ہو چلا۔ مگر خیر گذری کہ میڈیم صاحبہ چھت پر چڑھ گئیں اور پولیس نے پہنچکر ہنگامہ کو رفع کیا۔ ر۔ ھ

ایک سابق یونانی وزیر ڈالیانیز کو کتوں سے بہت محبت تھی۔ ایک اُنکے پاس بہت ہی عمدہ کتا تھا۔ اُس سے اُس کو ایسی محبت تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ ایک دفعہ انگریزی جہاز پر یہہ قسطنطنیہ کو جاتے تھے۔ اتفاق سے کتا پانی میں گر گیا۔ اُنہوں نے کپتان جہاز سے عاجزی کی کہ مہربانی سے جہاز روک لو۔ مگر کپتان نے جواب دیا۔ کہ یہہ بالکل غیر ممکن ہے کیونکہ سیدھا حکمنامہ بہت سخت ہے۔ اگر کوئی آدمی بھی گر پڑے تو میں اُسکے بچانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ وزیر نے سانس بھر کر کہا بہت اچھا۔ اور یہہ کہکر خود سمندر میں کود کر کتے کے پیچھے تیرنے لگا۔ جہاز راں کو رحم آیا اُسنے اپنا جہاز روک کر ڈوبنے سے بچایا۔

سنا ہے کہ دہلی کے معزز عہدہ دار چونی لال رائے بہادر سابق تحصیلدار اور آمنو لال صاحب جج سطانیہ حقیقی اور اُنکے ایک دور بھائی سے پنجاب گورنمنٹ نے علیحدہ علیحدہ دریافت کی تھی تینوں صاحبوں کی تحریرات سے معلوم ہوا کہ تینوں حقیقی بھائیوں کی عمر میں ایک ایک ہفتہ سے زیادہ تفاوت نہیں ہے۔ آفس والوں نے قہقہہ لگایا۔ دوست

پولٹیکل غزل

ہم

پست کر نا حوصلہ جنگ جدل میں زر کا۔ بول بالا ہندمیں یارب ہے سرکار کا

(نادمہند خریدار)

باپ کا مال ہے لینا تو ہے سرکار کا ۔ ہاتھ خالی ہے پھر دینا زر دینار کا

(شاہ روس)

ہجر میں کی اک گھڑی ہے سال سے بھی سوا ۔ شوق ہے مجھکو ہے امن کے دیدار کا

(اہل یورپ)

ہو گئے مفلس لیے و خوار و حال تباہ ۔ ہند پہ جھگڑا دیکھیں باہمی تکرار کا

(عام)

دیکھنا کیا کیا غضب ڈھاتا ہے یہ بیرِ بلا ۔ جا لگا اچھا نہیں اسے اس بیمار کا

(دلیپ سنگھ)

جا کر لندن سے سمجھتا ہوا بے اطمینان ہے ۔ تنگ یا ہے ہاتھ جو میں سرکار کا

(اہل ہند)

یہہ آ ہند عقل کے پتلے وہ دوشی ہو تو ۔ سامنا کیا ہے بھلا سرکار کا اوزار کا

(افغان)

جان کے لالے پڑے ہیں آئے کابل کو جب ۔ ناک میں دم آ رہا ہے افسر سندھار کا

(ہندوستان)

دن بدن بڑھتا ہی جاتا ہے مرض کم کبھی ۔ کوئی بھی پرساں نہیں ہے کس کے بیمار کا

(خواص و عام)

گر گیا لا کھوں ہی جانیں گئیں ہیضہ شب ۔ ہو نہ نمودار خدا اس یاد و آزار کا

(غ - ھ)

کارسپانڈنس

آرام کی موت اسکا نام ہے

ایک لڑکی سارہ النزبت دانیل تخمیناً ۱۶ برس کی لڑکی ہے پادری جی - بی - بلیسکاٹ صاحب کے پاس بشارت انجیل کا کام کرتی تھی۔ اُسکے والدین بمبئی میں ملازم تھے۔ یہہ لڑکی نارمل سکول بنارس کی تعلیم یافتہ تھی پانچ ماہ کا عرصہ گذرا کہ اُسکی چھاتی پر ایک پھوڑا نکلا۔ جسکے صدمہ سے وہ ۲۰ - اکتوبر کو اس دار فانی سے کوچ کر گئی۔ موت سے پیشتر ۱/۲ گھنٹہ پادری صاحب موصوف معہ اپنی میم صاحبہ کے اُسکی چارپائی کو گئے۔ کلام الٰہی پڑھا دعا مانگی بلعدہٗ اُس سے تین سوال کئے جسکا جواب اُسنے نہایت خوشی اور امید اور اطمینان سے دیا۔

(۱) کیا تم گھبراتی ہو؟ جواب دیا - نہیں

(۲) کیا تم قبر سے ڈرتی ہو؟ کہا - نہیں

(۳) کیا تم خداوند مسیح کے پاس جانیکو خوش ہو؟ - بڑے استقلال اور امید سے جواب دیا کہ ہاں ¶ موت کے وقت ایک جوان لڑکی کی ایسی امیدیں کیسی تسلی بخش ہیں یہہ صرف اُس ایمان کا نتیجہ ہے۔ جو خداوند مسیح پر ہے۔ کیونکہ مسیح خداوند نے موت کو فتح کیا۔

چند روز کا عرصہ گذرا کہ ایک ہندو لڑکا جو کہ مسیحی دین کا متلاشی تھا۔ پادری ینگسن صاحب سکاچ مشن سیالکوٹ کے پاس عیسائی ہونیکے لئے آیا یہہ لڑکا مہاراجہ جموں کے علاقہ نواشہر کا رہنیوالا تھا جب اُسکے خویش و اقربا نے جو نواشہر میں تھے سنا تو بہت لوگ جمع ہو کر آئے۔ اور پادری صاحب کے بنگلہ کا محاصرہ کر لیا۔ بیجا مداخلت اور بلوہ کر کے لڑکے کو چھین کر لیگئے۔ پادری صاحب نے اس بیجا مداخلت کی جو غیر علاقہ کے لوگوں نے سرکاری علاقہ میں کی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سیالکوٹ سے شکایت کی پہر صاحب ڈپٹی کمشنر نے گورنمنٹ پنجاب کو خدمت میں رپورٹ کی ہے مگر بجز اسکے خیال نہ کرے کہ یہہ شکایت لڑکا لیجانے پر ہے صرف یہہ کہ ایک ماتحت ریاست کی رعایا کس اختیار سے سرکاری علاقہ میں بلوہ کر سکتی ہے ہمیں امید ہے کہ مہاراجہ جموں سے ضرور گورنمنٹ اسکی بابت دریافت کریگی۔

۲۱ - نومبر کو مشوک لیبن کا امتحان شروع ہوگا۔ خاص بمبئی سے تین ہزار طلبا امتحان کو جاینگے۔ مضامین سے پہلے انگریزی کاغذات دیکھے جاینگے۔ جو طلبا انگریزی میں فیل ہونگے اُنکے دیگر مضامین کا امتحان نہ ہوگا۔ انگلش کے امتحان کیلئے صرف تین ممتحن ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ بمبئی جیسا حاطہ کے لئے یہہ تین ممتحن کیونکر کافی ہونگے - ۲۸ - نومبر کو انگلش کاغذات کا ریزلٹ شائع ہوگا۔ نہیں معلوم ایک ہفتہ میں یہہ کاغذات کیونکر اطمینان سے دیکھے جاینگے۔ اب دیکھنا چاہئے امسال اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے +

رُوئداد جلسہ عام میونسپل کمیٹی لودیانہ باجلاس

جناب شہزادہ محمد نادر صاحب پریزیڈنٹ سردار علی محمد خاں صاحب ڈاکٹر بیگوا انداس صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب - مولوی محمد حسن صاحب منشی رحیم بخش صاحب - ماسٹر مولراج صاحب سردار لچھمی سہائے صاحب - مسٹر ایم ویلی صاحب سید سردار علی صاحب ممبران واقعہ ۹ - نومبر ۱۸۹۸ء **نمبر ۱** رپورٹ سب کمیٹی مقرر کردہ رزولیوشن نمبر ۱ مورخہ ۳ - اکتوبر ۱۸۹۸ء درباب تشخیص قیمت اراضی سردار نور محمد خاں وغیرہ زیر آمد سڑک گھنٹہ لالا شیدیال بدیں مضمون کہ بوساطت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ بتقرر منصفان قیمت کا فیصلہ کرایا جاوے - کمیٹی میں پیش ہوئی - **تجویز** ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی کے پاس واپس کیجاوے اور التماس کیا جاوے کہ بموجب حیثیت زمین کے اور تحقیقات ہمسایگان وغیرہ سے دریافت کر کے تخمینہ مع اور قیمت قائم کر کے رپورٹ کریں اور مالکان کے قبالہ وغیرہ بھی دیکھکر تجویز فرماویں **نمبر ۲** بجٹ ۱۸۹۹ء تمرہ سررشتہ میونسپل نمبر ۱ مع کاغذات متعلقہ بدیں غرض کہ سب کمیٹی مقرر ہو کر بجٹ مرتبہ سررشتہ پر غور ثانی جاوے بعد کاغذات خیال کیا جاوے کلاس اندراج بجٹ ہیں یا نہیں کمیٹی میں پیش ہوئی - **تجویز** ہوئی کہ سب کمیٹی حسب ذیل جناب خواجہ احسن شاہ صاحب جناب ماسٹر مولراج صاحب جناب سردار لچھمی سہائے صاحب مقرر ہو کر رپورٹ کریں **نمبر ۳** اسٹمٹ ہائے تیاری کار ہائے جدید تعدادی ۱۲۸۳ روپیہ حسب ذیل تعمیر کمرہ ہائے نالیاں تعمیر کمرہ ہائے غرض ہو کیفیت سررشتہ ان کاموں کے واسطے کوئی بجٹ نہیں بجٹ تعمیر نالی کلاں تعدادی ۲۰۰ روپیہ سے انتقال ہو کر تعمیر ہو سکتی ہے کمیٹی کو اختیار ہے انتقال کا ہے **تجویز** ہوئی کہ بعد جملہ اسٹمٹ ہائے منظور کیجاویں اور پسندیدگی صیغہ تعمیرات یا منظوری کمشنر قسمت اب رود جیسے کہ صورت ہو حاصل کیجاوے **نمبر ۴** رپورٹ داروغہ چنگی شمر کے ارتھ لوگ مستحق واپسی لینے اور اس سے نفع اٹھا سکتی نہیں ہیں چند طرح سے فریب کرتے ہیں انکا انتظام کیجاوے مع دیگر کاغذات متعلقہ مع رپورٹ داروغہ چنگی درباب سفارش محال چند محرر چنگی خانہ بابت ترقی محرر مذکور **تجویز** ہوئی کہ اول سب کمیٹی حسب ذیل خواجہ احسن شاہ صاحب مولوی محمد حسن بابو رام رتن صاحب مقرر ہو کر رپورٹ مفصل پیش کریں اور رپورٹ داروغہ چنگی درباب ترقی مول چند محرر حوالہ سب کمیٹی

بجٹ کے ہو وے **نمبر ۵** رپورٹ داروغہ چنگی کہ الماری موجودہ کتب خانہ کو چنگی خانہ میں درست کر کے واسطے رکھنے کاغذات واپسی محصول کچھ ضرورت میونسپل اور سیکرٹری کو بھی چونکہ ضرورت ہے کوئی اور الماری عطا کیجاوے - کمیٹی میں پیش ہوئی - **تجویز** ہوئی کہ الماری تخمینا ۵۰ روپیہ تک خرید کیجاوے **نمبر ۶** سوال غلام محمد چپراسی دیوانی درخواست تبدیلی ہمراہ اللہ بخش جمعدار صفائی میونسپل برضامندی ہر دو اشخاص مذکور مع صدر حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بدیں مضمون کہ اگر کمیٹی منظور کرے ہمیں کچھ عذر نہیں کمیٹی میں پیش ہوئی کثرت رائے کمیٹی سے **تجویز** ہوئی کہ درخواست تبدیلی سائلان نامنظور کیجاوے **نمبر ۷** روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲ - اکتوبر ۱۸۹۸ء بدیں مضمون کہ سرکلر صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر نمبر ۳۶ مورخہ ۱۴ - اکتوبر ۱۸۹۸ء بدیں مضمون پہنچا کہ تمام کمیٹی ہائے کو مطلع کیا جاوے کہ جو سکول انکی زیر نگرانی ہیں انکے معلمان کو کتب کے فروخت کی ممانعت کیجاوے اور فروخت کتب کا انتظام دیگر طور سے کیا جاوے کمیٹی میں پیش ہوئی **تجویز** ہوئی کہ اول اس بارہ میں سب کمیٹی تعلیم سے رائے طلب کیجاوے **نمبر ۸** درخواست بہرام خاں سلوتری بدیں غرض کہ میں جانوران شہر کا علاج کرتا ہوں میرا کچھ وظیفہ مقرر ہو جاوے - کمیٹی میں پیش ہوئی **تجویز** ہوئی کہ درخواست سائل واپس ہو کر لکھا جاوے کہ اپنے افسر اعلیٰ کی معرفت باضابطہ پیش کرے **نمبر ۹** کاغذات نیلام زمین پر کپڑے خانہ جو سرکار سے امسال سپرد میونسپل ہوا ہے اور جسے مقابلہ ۵۰ ماہواری محمد شاہ و گوری شنکر ٹھیکہ داران نے لیا ہے اب تخفیف زر ٹھیکہ کی اس وجہ سے درخواست کرتے ہیں کہ پٹری سڑک پر جو گھاس ہوتا تھا اُسے نہیں لینے دیا صاحب پریزیڈنٹ نے منع کیا ہے سوال ٹھیکہ داران مع رائے سردار لچھمی سہائے صاحب بدیں مضمون کہ درخواست سائلان قابل نامنظوری کے ہے کمیٹی میں پیش ہوئی کثرت رائے سے **تجویز** ہوئی کہ حسب رائے سردار لچھمی سہائے صاحب درخواست سائلان نامنظور کیجاوے - اور داروغہ صفائی کو ہدایت ہو وے کہ پٹری سڑک پر گھاس فروخت کنندگان کو بیٹھنے نہ دیا جاوے روبکار بحضور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لودیانہ بدیں مضمون کہ ملحوظ رہے کہ ملازمان پولیس کو بھی ہدایت فرماویں کہ گھاس والوں کو پٹری سڑک

پر بیٹھنے نہ دیویں **نمبر ۱۰** رپورٹ سکریٹری کمیٹی لودیانہ کہ تختہ بورڈ واسطے لڑکیاں مدرسہ جات زنانہ تیار کرائے جاویں معہ اسٹمٹ ۔ معہ عدد تختہ ۵ روپیہ کے ہیں کمیٹی میں پیش ہوئے **تجویز** ہوئی کہ تخمینہ منظور کیا جاوے سب کمیٹی تعلیم کی نگرانی میں تختہ تیار کرائے جاویں **نمبر ۱۱** رپورٹ تحصیلدار صاحب لودیانہ کہ پاخانجات پولیس جو مکان تحصیل کے متصل ہیں اٹھائے جاویں معہ حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر واسطے انتظام پاخانجات کے **تجویز** ہوئی کہ اول سب کمیٹی تعمیرات رپورٹ کرے اور تخمینہ پیش کرے **نمبر ۱۲** چٹھی جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ۲۰ ؁ مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۸۹۸ء معہ نقل چٹھی صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر بابت رپورٹ ہیڈ ماسٹر صاحب میونسپل ہائی سکول لودیانہ درباب تقرر مدرسین بسلسلہ رخصت لالہ گنگا پرشاد ماسٹر جسکی تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار ہے کمیٹی میں پیش ہوئی **تجویز** ہوئی کہ حسب سفارش صاحب انسپکٹر مدارس صاحب منظور کیجاوے **نمبر ۱۳** روبکار مسٹر کالرشیفن صاحب بہادر پریزیڈنٹ کتب خانہ مورخہ ۳ - اکتوبر ۱۸۹۸ء دوبارہ خرید کئے جانے کتب بمقابلہ مالیتی ۵۰ روپیہ عطیہ زر مذکورہ **تجویز** ہوئی کہ خرید کیا جانا کتب کا حسب درخواست مسٹر کالرشیفن صاحب منظور کیا جاوے **نمبر ۱۴** روبکار مسٹر کالرشیفن صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج درباب ملنے مبلغ ۵۰ روپیہ منجانب لالہ انچیلں خزانچی صدر کو بابت خرچ راجہ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۸ء معہ سفارش سردار لچھمی سہائے صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ **تجویز** ہوئی کہ رقم حوالہ کی دیجاوے امر چونکہ یہ رقم اس خسارہ کی ہے جو اخیر پر بوجہ بند ہو جانے امداد میونسپل فنڈ کے ہوا اسلئے مناسب کہ روپیہ میونسپل فنڈ سے دیا جاوے اور نصف حصہ ڈسٹرکٹ فنڈ سے طلب ہو جسکی روبکار بخدمت جناب صاحب پریزیڈنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع لودیانہ کی مرسل ہووے اور فہرست اسباب معہ اشیا متعلقہ سردار علی محمد خاں صاحب سے طلب ہو کر دفتر میونسپل میں رہے - **نمبر ۱۵** اسٹمٹ مرمت مکانات شفاخانہ تعدادی ۲۵۰ روپیہ **تجویز** ہوئی کہ اسٹمٹ منظور کیا جاوے **نمبر ۱۶** رپورٹ منشی غلام بخش صاحب ممبر کہ محلہ چوڑہ میں ایک مدرسہ زنانہ قائم کیا جاوے واسطے لڑکیاں تعلیم پانے کی ہیں یا سید ترقی کی ہے مولوی خدا بخش معلم ادنیٰ مکتب خانہ مدرسہ زنانہ قائم کیا جاوے **تجویز** ہوئی کہ تقرر مدرسہ منظور کیا جاوے **نمبر ۱۷** چٹھی صاحب سول سرجن لودیانہ ۱۵۵ مورخہ ۱۰ - نومبر ۱۸۹۸ء بطلب مبلغ واسطے ضروریات شفاخانہ مثل کمبل وغیرہ **تجویز** ہوئی کہ دیا جانا مبلغ مانگا گیا منظور کیا جاوے